تفسیر کمالین

شرح اردو

تفسیر جلالین

جلد ششم ہفتم

پارہ ۲۵ تا پارہ ۳۰

بقیہ سورۂ فُصِّلَتْ (حٰمٓ السجدۃ)

تا

سورۃ النّاس

تفسیر

علامہ جلال الدین محلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒ

شرح

حضرت مولانا محمد نعیم دیوبندی صاحب مدظلہم

استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

مکتبہ

دارالاشاعت

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ایڈیشن جنوری ۲۰۰۸ء

ضخامت : ۶ جلد صفحات ۳۲۲۴

تصدیق نامہ

میں نے ''تفسیر کمالین شرح اردو تفسیر جلالین'' کے متن قرآن کریم کو بغور پڑھا جو کمی نظر آئی اصلاح کردی گئی۔ اب الحمدللہ اس میں کوئی غلطی نہیں انشاء اللہ۔

محمد شفیق (فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن)
نمبر مجاریہ R.ROAUQ 2002/338
رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف سندھ
23/08/06

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ B-437 دیب روڈ لسبیلہ کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE U.K.

پا سکے۔ بلکہ وہ راستہ نجات وفلاح کا ضامن ہو۔اے اللہ! آپ ہماری راہنمائی فرمائیں کہ خیالات کی بھول بھلیوں سے نکل کر ہم حقیقت کی شاہراہ پر آ جائیں اور زندگی کی بے شمار پگڈنڈیوں کے درمیان ہمیں سیدھی اور صاف شاہراہ دکھلا۔

انعام حقیقی مطلوب ہے ظاہری انعام صورۃ مہر اور باطنا قہر ہوتا ہے: .... **صراط الذين انعمت عليهم** جس سیدھی راہ کی درخواست پیش کی جارہی ہے وہ ان لوگوں کا راستہ ہے جس پر آپ کے پسندیدہ اور برگزیدہ لوگ چل کر منزل مقصود تک پہنچ چکے ہیں۔زمانہ قدیم سے لے کر آج تک جو لوگ اس بے خطار استہ پر چلے ہیں۔وہی اس کے انعامات سے سرفراز کئے گئے ہیں۔ان انعامات سے نوازے گئے لوگوں سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جو بظاہر عارضی طور پر دنیوی نعمتوں سے ہمکنار ہوتے ہیں اور فی الحقیقت اللہ کے غیظ وغضب کے مستحق ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنی سعادت وفلاح کی راہ گم کئے ہوئے ہوتے ہیں۔بس سلبی پہلو سے یہ بات بخوبی کھل جاتی ہے کہ انعامات سے ہماری مراد حقیقی اور پائیدار انعامات ہیں جو راست روی اور خدا کی خوشنودی کے صلہ میں ملا کرتے ہیں۔جن کا مصداق انبیاءؑ،صدیقینؒ،شہداءؒ،صالحینؒ کے چار گروہ ہیں۔وہ عارضی اور نمائشی انعامات جو بطور استدراج پہلے بھی فرعونوں اور نمرودوں اور قارونوں کو ملتے رہے ہیں اور آج بھی ہماری آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے ظالموں کو مل رہے ہیں۔وہ مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا ظاہر آرام ہے اور باطن آلام۔

غوایت وضلالت کا فرق: ....آیات وروایات اس پر شاہد ہیں کہ سیدھی راہ سے محرومی دوطرح سے ہوا کرتی ہے۔جان بوجھ کر غلط راہ اختیار کرنا یا بے خبری میں گمراہ ہوجانا۔اگلا پچھلا کوئی گمراہ فرقہ ان دوقسموں سے باہر نہیں ہوسکتا۔یہود پہلی قسم میں اور نصاریٰ دوسری قسم میں ممتاز رہے ہیں۔اس سورت کے نصف اول میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے اور نصف آخر میں بندوں کی طرف سے دعا اور استدعا ہے۔اس سورت کے آخر پر آمین کہنا مسنون ہے۔اگر چہ یہ لفظ قرآن سے خارج ہے۔اور نماز میں مقتدیوں کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنے نہ پڑھنے کی بحث مفسرینؒ نے اس سورت کے ذیل میں بیان نہیں کی۔ بلکہ آیات **واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا** اور **فاقرء وا ما تيسر من القران** کے تحت میں بقدر ضرورت یہ بحث گذر چکی ہے۔

خلاصۂ کلام: ....سورۂ فاتحہ کو قرآن پاک کا عنوان سرنامہ اور دیباچہ سمجھنا چاہئے۔سورۂ فاتحہ کا مضمون دعائیہ ہے بالکل شروع میں اس کے رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے خداوند عالم سے رہنمائی کی درخواست کرو۔تب ہی اس کتاب ہدایت کی راہیں تم پر کھلیں گی۔ واقعہ یہ ہے کہ انسان کے دل میں جس بات کی طلب وخواہش ہوتی ہے۔وہ اس کی آرزو اور دعا کرتا ہے۔اور ایسی ذات سے کرتا ہے جس کے بارے میں اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ مدعا اسی کے قبضۂ قدرت اور اختیار میں ہے۔لہٰذا کتاب ہدایت کی ابتداء میں اس دعا کی تعلیم دے کر گویا انسان کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ اسی نیت اور ارادہ سے قرآن کریم کا مطالعہ اور تلاوت کرے۔کیونکہ صاحب کلام ہی اس پر اپنی مرادات واضح کرسکتا ہے۔پس گویا سورۂ فاتحہ بندہ کی طرف سے دعا ہے اور بقیہ قرآن اس دعا کا جواب ہے۔بندہ پروردگار عالم سے دعا کرتا ہے کہ میری رہنمائی فرما۔حق تعالیٰ کی طرف سے قرآن کی صورت میں اس کی دعا کی قبولیت نمایاں ہوتی ہے۔سورۂ فاتحہ کی جامعیت اور ایجاز پر نظر ڈالی جائے تو نظر آئے گا کہ جس طرح پورے درخت کا وجود اجمالی بیج میں ہوتا ہے۔اس کے پھل پھول، پتے، شاخیں، تنا، ڈالیں سب بیج میں مندمج ہوتی ہیں۔اسی طرح پورے قرآن کریم کے مضامین کا نچوڑ سورۂ فاتحہ میں مضمر ہے **الحمد لله رب العالمين** میں ذات وصفات کی طرف اشارہ ہے۔جو مبداء عالم ہونے کے ساتھ بنیاد ہے تمام عقائد اور علم کلام کی جس میں آلاء اللہ اور انعامات الٰہی آجاتے ہیں۔اور **مالك يوم الدين** سے مابعد الطبیعات اور منتہیٰ عالم، برزخ وقیامت کی طرف